مقدمہ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرَّحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ الغرالمیامین ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین ودعا بدعوتھم أجمعین. أمابعد!

قرآن وحدیث اسلامی شریعت کی تشکیل کی اصل بنیاد ہیں اوران ہی دونوں سے فقہ وفتاویٰ وابستہ ہیں، یہ تینوں ایک دوسرے سے پوری طرح وابستہ ہیں قرآن مجید آسمانی کتاب ہے،آسمانی احکام اولاًاس کے ذریعہ انسانوں کوعطا کئے گئے اور مزید وحی کے ذریعہ احکام شریعت کی وضاحت اوران پرعمل کرنے کے لیے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایات ملیں، پاکیزہ زندگی گذارنے کے یہ احکام قرآن وحدیث کے خشک اورمحض قانونی عبارت میں نہیں عطا کئے گئے ؛ بلکہ ذہن کومطمئن کرنے والے اسلوب اوردل نشیں زبان میں دیئے گئے ،ان میں انسانی زندگی کی نفسیاتی کیفیات کا پورالحاظ اورانسانوں کے ساتھ مخاطبت میں ان کی زندگی کے مختلف مواقع اورحالات کے فرق کا بھی لحاظ رکھا گیا،اس کے ذریعہ دیئے ہوئے احکام پران کے عین مطابق عمل کرانے کے لیےعلوم دینیہ کے ماہر ذی علم شخصیتوں نے امت کے عام افراد کے لیے ان احکام کا تشریحی عمل انجام دیا،انہوں نے مسائل کی وضاحت فقہ وتشریح شریعت کے عنوان سے کیا، جوعظیم المرتبت علما کی کتابوں میں ملتا ہے۔وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہی انجام دیا گیا ہے،فقہ کا لفظ کوئی نئی تعبیر،یانئی اصطلاح نہیں ہے، یہ عہد اول سے استعمال میں رہا ہے اوروہ مفہوم ہے بات کوٹھیک سے سمجھنا،قرآن مجید میں یہ لفظ اسی طرح آیا ہے۔ارشاد ربانی ہے:

"فَلَوْلَانَفَرَمِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ". (سورۃ التوبۃ:۱۲۲)

یعنی ہر جماعت میں سے کچھ لوگ نکلیں جو دین کے سلسلہ کی بات کو سمجھیں،یعنی دین کا علم صحیح طور پر سمجھیں،لہذا فقہ کے عنوان سے دین کے مسائل کوصحیح طور پر سمجھنا ہوتا ہے۔

اس عنوان سے علماء سلف اوران کے بعد علماء خلف نے قرآن مجید اورحدیث شریف سے مستنبط مسائل کوسمجھا کر بتانے کا کام خاصے بڑے پیمانے پر انجام دیا اوراس طرح قرآن مجید واحادیث شریفہ سے حاصل کردہ مسائل کا اچھا

سرمایہ طالبان علم کے لیے مہیا کر دیا، پھر حالات کے لحاظ سے زندگی کے جو سماجی وتمدنی نشیب وفراز پیش آتے رہے ہیں، ان کے اثر سے نئے سوالات کے سامنے آنے پر ان کی وضاحت اس زمانے کے علمانے کی، ان کے اس عمل کو فتوے کا نام دیا گیا، جو قرآن وسنت کی روشنی میں علماء نے انجام دیا، جو فتاویٰ کے عنوان سے انجام پایا اور یہ کام دراصل ان حضرات کے لیے کیا گیا جو خود قرآن وسنت سے مسئلہ کو واضح طور پر اخذ نہیں کر سکتے، فتاویٰ کا یہ کام خاص طور پر اس برصغیر میں مدت گذرنے پر ایک معتبر ترین علمی ودینی ذخیرہ کی شکل اختیار کر گیا، جو مختلف مجموعات فتاویٰ میں کتب خانوں کی مختلف جگہوں میں ملتا ہے، اس سب تک پہونچنا ہر طلبگار علمی کو آسان نہیں تھا، خوشی کی بات ہے کہ ان سب کو اکٹھا کر کے ایک فقہی موسوعہ کے طور پر قابل حصول بنا دینے کا کام حضرت مولانا انیس الرحمٰن صاحب قاسمی ناظم امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ نے انجام دیا اور اپنے علمی معاونین کے تعاون سے مختلف جلدوں پر مشتمل کتاب تیار کر دی ہے، کہ کوئی بھی اردو داں اپنے کسی مطلوبہ مسئلہ کے سلسلہ میں اس مجموعہ فتاویٰ میں اپنی ضرورت کی وضاحت حاصل کر سکتا ہے اور اس طرح صحیح حکم شرعی پر عمل کی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔

مولانا مفتی انیس الرحمٰن قاسمی نے اس کام میں اپنے جن خورد معاونین سے کام لیا، ان میں سرفہرست مولانا امتیاز احمد قاسمی اور مولانا محمد رضاء اللہ قاسمی ہیں اور مولانا محمد اسامہ شمیم ندوی کو عمومی نگرانی کی ذمہ داری دی، جو کہ ایک بڑا ذمہ دارانہ علمی کام کی ذمہ داری ہے، اس طرح یہ ضرورت پڑنے پر مسائل شریعت کو معلوم کرنے کا ایک اچھا ذریعہ بن گیا، اس مجموعہ میں یہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ اس میں ہندوستان پاکستان کے ممتاز ترین فقہا کے فتاویٰ کو لیا جائے، ان کے ناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے چالیس معتمد فتاویٰ کے نام لکھے ہیں، جو اہم ترین کتب فتاویٰ ہیں اور ان میں پندرہ کتب فتاویٰ کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ وہ مکمل طور پر اس میں شامل ہیں اور لکھا ہے کہ دوسو سالہ قدیم وجدید برصغیر علما کے فتاویٰ اس مجموعہ میں شامل کئے گئے ہیں، اس طرح یہ کتاب حنفی فقہ کے فتاویٰ کی ایک موسوعہ کتاب بن گئی ہے۔

مجھ سے اس مجموعہ کے سلسلہ میں کچھ عرض کرنے کی فرمائش کی گئی ہے، اس اہم اور وسیع ترین کام پر قدردانی کا اظہار کرتا ہوں اور مولانا مفتی انیس الرحمٰن قاسمی صاحب ناظم امارت شرعیہ بہار کو اس اہم کام پر مبارکباد دیتا ہوں، اسی طرح ان کے معاونین خصوصی اور مولانا محمد اسامہ شمیم ندوی کی معاونت خصوصی کو قابل قدردانی سمجھتا ہوں۔

اللہ اس کام کو قبول فرمائے ــــــــــــــــــــــــ (آمین)

محمد رابع حسنی ندوی
ندوۃ العلماء لکھنؤ

یکم رجولائی ۲۰۱۳ء
۲۰رشعبان ۱۴۳۴ھ